سوال

میرے اور بیوی کے درمیان کپڑے دھونے کے بارہ میں اخلاف پیدا ہوگیا میں چاہتا تھا کہ وہ کپڑے دھوئے اور وہ دھونا نہیں چاہتی تھی، کچھ جھگڑے اور چیخ وپکار کے بعد میں دوسرے کمرے میں چلا گیا اور اپنے آپ سے کہا کہ میں اسے کہوں گا (اگر تم اس مہینہ کپڑے دھوؤگی تو تمہیں طلاق، میں اپنے ہاتھ سے دھوؤں گا) ۔ میں نے جو کچھ اپنے آپ سے کہا اس کی اپنی بیوی کو خبر نہیں دی، اور نہ ہی وہ اونچی آواز سے کہی حتی کہ مجھے بھی سنائی نہیں دی، میں نے یہ بات صرف اس لیے کہ میں اسے کپڑے دوھونے کے معاملہ میں لڑائی سے روک سکوں اس لیے کہ وہ بہت جھگڑالو ہے ۔ میرا اس کلام سے طلاق مقصد نہیں تھا بلکہ صرف ایک ڈراوا تھا، اور پھر یہ سب کچھ غصہ کی حالت میں ہوا، توکیا اگر وہ کپڑے دھوتی ہے تو طلاق واقع ہوگی یا کہ صرف یہ قسم ہے؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

الحمدللہ

صرف اپنے آپ سے بات کرنے یا سوچنے یا پھر عزم کرنے کی بنا پر طلاق واقع نہیں ہوتی بلکہ زبان سے الفاظ کی ادائیگی کی جائے تو طلاق ہوگی ۔

اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(بلاشبہ اللہ تعالی نے میری امت کے وسوسے اور جو کچھ ان کے دلوں میں ہے معاف کردیا ہے جب تک وہ اس پر عمل نہ کریں اور یا اسے زبان پر نہ لائیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (6664) صحیح مسلم حدیث نمبر (127) ۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کا بیان ہے :

(اس کا مجمل یہ ہے کہ طلاق الفاظ کے بغیر واقع نہیں ہوتی، اگر اس نے اپنے دل میں نیت کرلی لیکن الفاظ ادا نہ کیے تو عام اہل علم کے ہاں یہ طلاق واقع نہیں ہوگی، ان علماء میں عطاء، جابر بن زید، سعید بن جبیر، یحیی بن ابی کثیر، اور امام شافعی، اسحاق، رحمہم اللہ تعالی شامل ہیں، اور قاسم، سالم، اور حسن، اور امام شعبی رحمہم اللہ تعالی سے بھی مروی ہے) دیکھیں المغنی ابن قدامہ (294/7) ۔

اور آپ کا یہ کہنا کہ (یہ آواز کے ساتھ نہیں تھا اور میں خود بھی نہیں سن سکا) اس سے یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ آپ نے یہ کلام آہستہ آواز میں کی ہے، اگر معاملہ اسی طرح ہے تو جو کچھ آپ سے صادر ہوا وہ طلاق معلق شمار ہوگی جو کہ اس شرط پر معلق ہے کہ اگر بیوی نے کپڑے دوھوئے تو اسے طلاق ہوجائے گی ۔

اور آپ نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ آپ نے اس سے طلاق مراد نہیں چاہی بلکہ صرف ڈراوا اور خوف مراد لیا ہے، تو اس بنا پر اس طلاق کا حکم قسم کا حکم ہوگا، لھذا اگر اس نے کپڑے دھوئے تو آپ پر کفارہ ادا کرنا ضروری ہے اور طلاق واقع نہیں ہوگی، جیسا کہ شیخ ابن باز اور ابن عثیمین رحمہما اللہ تعالی نے فتوی دیا ہے ۔ دیکھیں فتاوی اسلامیۃ (3/280-285) ۔

اور قسم کا کفارہ مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی میں مذکور ہے :

اللہ تعالی تمہاری لغو قسموں میں تمہارا مؤاخذہ نہیں کرتا لیکن وہ تمہارا مؤاخذہ پختہ قسموں میں کرتا ہے جس کا کفارہ دس مسکینوں کو درمیانی قسم کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو، یا پھر ان دس مسکینوں کے کپڑے یا ایک غلام آزاد کرنا ہے، جو یہ چیزیں نہ پائے وہ تین دن کے روزے رکھے، جب تم قسم اٹھاؤ تو یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے المائدۃ (89)۔

آپ سوال نمبر (9985) کا بھی مراجعہ کریں۔

اور یہ سب کچھ اس بنا پر ہے کہ آپ نے الفاظ کی ادائیگی بھی کی ہے صرف اپنے آپ سے دل میں ہی بات تک محدود نہیں، اس میں آپ قسم کا کفارہ دینے میں زیادہ احتیاط اور افضل واولی ہے۔

جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ:

اگر آپ نے طلاق کے الفاظ ادا نہیں کیئے اور اپنے ہونٹوں کو حرکت نہیں دی تو آپ کے ذمہ کچھ نہیں۔

لیکن اگر آپ نے الفاظ کی ادائیگی کی ہے چاہے آہستہ آواز سے ہی تو اس کا حکم قسم جیسا ہے کیونکہ آپ نے اسے روکنے کا ارادہ کیا تھا نہ کہ طلاق کا۔

عورت کو اس کا علم ہو یا نہ ہو اس سے حکم میں کوئی تبدیلی نہیں آتی

مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ سوچ وبچار اور عزم اور الفاظ میں طلاق کے معاملہ سے اجتناب کرے اس لیے کہ اس میں مسلمان گھرانے کو تباھی کے اسباب درپیش ہونگے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کے حالات درست فرمائے، آمین یا رب العالمین۔

واللہ اعلم

الاسلام سوال وجواب

34164